بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآنی آیات واحادیث پر مشتمل اخبارات بے وضو پڑھنا چھونا اوران کوردی میں بیچنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اخبارات میں قرآنِ کریم کی آیات اوراحادیث ودینی باتیں بھی لکھی جاتی ہیں اورلوگ انہیں بے وضوچھوتے پڑھتے ہیں اورپڑھنے کے بعدادھرادھررکھ دیتے ہیں۔ پھرجب کچھ اخباریں جمع ہوجاتی ہیں، توانہیں ردی میں بیچ دیتے ہیں۔ ان امورکے متعلق ضروری احتیاطوں کے بارے میں رہنمائی فرمادیجیے۔

جواب

اخبارکے صفحات میں جس جگہ قرآنی آیت یااس کاترجمہ لکھاہو، توصفحے کے اتنے حصے کوآیت وترجمے والی جگہ سے اورصفحے کی دوسری طرف بالکل پیچھے والی جگہ سے بے وضونہیں چھوسکتے، لیکن صفحے کے باقی حصے اورباقی اخبارکوبے وضوچھوسکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبارکے آیت والے صفحے پردوسری تحریریں بھی لکھی ہوتی ہیں، صرف آیت وترجمۂ قرآن لکھاہوانہیں ہوتابلکہ صفحے کے بھی تھوڑے سے حصے ہی پرقرآن پاک کی آیت یاترجمہ لکھاہوتاہے، لہٰذاصفحے کے باقی حصے اوراخبارکوبے وضوچھونا، جائزہے کہ یہ قرآنی آیت وترجمے کوچھونانہیں ہے، جیسے دینی مسائل پرمشتمل کتابوں کوآیت وترجمے والے حصے کے علاوہ جگہ سے بے وضوچھوسکتے ہیں۔ نیزاخبارردی میں بیچنے میں اس بات کاخیال رکھناضروری ہے کہ اس میں لکھی ہوئی آیات واحادیث، ان کے ترجمے، دینی مضامین وغیرہ مقدس تحریرات والفاظ اوراللہ پاک، انبیاءِکرام اورفرشتوں علیہمُ السّلام، صحابۂ کِرام وبزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے ناموں وغیرہ کواحتیاط کے ساتھ الگ کردیاجائے، پھرباقی اخبارکوردی میں بیچ سکتے ہیں، جبکہ ان الگ کئے گئے حصوں کواکٹھاکرکے کسی پاک تھیلے وغیرہ میں ڈال کراحتیاط کے ساتھ ادب والی جگہ پررکھ دیاجائے یازمین میں دفن یاگہرے سمندرودریایابڑی نہرمیں تھیلے کے ساتھ وزنی پتھرباندھ کرٹھنڈاکردیاجائے۔

پانی میں بہانے اوردفن کرنے کاطریقہ:

پانی میں بہانے کاطریقہ یہ ہے کہ کاغذات کے تھیلے وغیرہ میں وزنی پتھرڈال کرانہیں اس طرح گہرے دریایابیچ سمندرمیں ڈال دیاجائے کہ وہ پانی کی تہہ میں چلے جائیں اورباہرایسی جگہ نہ آسکیں، جہاں ان کی بے ادبی کاخطرہ ہو۔ کم گہرے پانی میں نہ ڈالیں، کیونکہ ایساکرنے سے وہ عُموماً بہہ کرکنارے پرآجاتے ہیں، جس کی وجہ سے سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذاپانی میں ڈالنے سے پہلے تھیلے میں چندجگہ چِیرے لگادیں تاکہ اُس میں فوراًپانی بھرکرتہہ میں چلاجائے۔ سب سے بہتریہ ہے کہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کرزمین میں دفن کردیاجائے، جس کاطریقہ یہ ہے کہ ان کے لیے لحد (بغلی قبر) بنائیں یعنی گڑھاکھودکرقبلے کی جانِب دیوارکواتناکھودیں کہ سب قرآن پاک اور

مقدّس اَوراق اس دیوار کے سوراخ میں سما جائیں، تاکہ ان پر مِٹّی نہ پڑے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صندوق نما قبر کھودیں یعنی گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اوپر سے تختہ لگا کر چھت بنا کر اس چھت پر مِٹّی ڈالیں، جیسے میت کے لیے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان مقدس تحریروں پر مٹی نہ پڑے، نہ ہی کسی چلنے والے کا پاؤں پڑے۔ یہ احتیاط بھی شرعاً ضروری ہے کہ قرآن پاک وغیرہ مقدس اوراق کو کسی وقف قبرستان میں دفن نہ کریں، کیونکہ قبرستان مسلمان مُردوں کی تدفین کے لیے وقف ہوتے ہیں، لہٰذا ان میں اوراقِ مقدسہ دفن کرنا یا اس مقصد کے لیے کنواں بنانا، جائز نہیں، کیونکہ یہ وقف کی حالت کو بدلنا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net